

## 3374-آخری زمانے میں اہل خیر اور اعمال صحابہ میں تفاضل

سوال

میں نے صحیح الجامع میں ایک حدیث پڑھی ہے جس میں نبی صلی اللہ نے صحابہ کرام کو یہ بتایا کہ :  
جب دین ضعف اختیار کر جائے گا تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کو عمل کرنے پر چاں صحابہ جتنا اجر ملے گا۔

تو میری حیرت کا سبب وہ حدیث ہے کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

خیر القرون میر ازمانہ اور پھر اس کے بعد والوں کا اور پھر اس کے بعد والوں کا، اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے اگر کوئی احمد پڑھتا جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرج کر دے تو وہ صحابہ کے ایک یا آدھے مد (مٹھی) کے اجر تک بھی نہیں پہنچ سکتا ؟

پسندیدہ جواب

مسئلہ سمجھنے کے لیے یہ علم ہونا ضروری ہے کہ اجر کی دو قسمیں ہیں، عمل کا اجر اور صحبت کا اجر۔

تو یہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں آنے والے ایسا عمل کریں جس کا اجر اس جیسے کام پر صحابہ کے عمل سے انہیں اجر زیادہ ملے اس کا سبب فتنہ و آزمائش اور قلت و ضعف دین ہے، لیکن اس کے باوجود وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے اجر اور ان کی ملاقات تک نہیں پہنچ سکتے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

یہ حدیث (ان میں سے عمل کرنے والے کو تم میں سے بچاں کا اجر دیا جائے گا) اس پر دلالت نہیں کرتی کہ وہ لوگ صحابہ کرام سے افضل ہیں اس لیے کہ صرف اجر میں زیادتی ہونا ہی افہمیت کا ثبوت نہیں ہے۔

اور یہ بھی کہ : اجر کا تفاضل تو صرف اس جیسے عمل میں ہے جو اس کے مثال ہو گا لیکن وہ اجر جوانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاحدہ اور ان کی صحبت سے حاصل کیا ہے اس کے برابر تو کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

تو اس طرح سے اوپر بیان کی گئی حدیث کی تاویل کی جا سکتی ہے، دیکھیں فتح الباری (7/7)۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور ہو سکتا ہے بعد میں آنے والوں کے لیے ایسی نیکیاں ہوں جو ان صحابہ کرام میں سے بچاں صحابہ کرام کے اجر جتنا ہو گا، اس لیے کہ صحابہ کرام تو اس پر اپنے مددگار اور معاون پالیتے تھے، اور وہ بعد میں آنے والے لوگ اس نیکی کے کام پر اپنا کوئی معاون و مددگار نہیں پائیں گے۔

لیکن ان کے اس اجر کے زیادہ ہونے کی بنا پر یہ لازم نہیں آتا کہ وہ صحابہ کرام کی فضیلت کی طرح نہیں جس ایمان و جہاد اور رزیمیں میں بنے والے سب لوگوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے لیے دشمنی میں وہ سبقت لے گئے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر جس چیز کو واجب کریں جس کی خبر دیں اس کی دعوت پھیلنے اور کلمہ کے ظہور اور اس دین کے معاون و مددگار کی کثرت اور دلائل نبوت پھیلنے سے قبل ہی وہ اس پر عمل کر کے ان کی اطاعت کرنے میں بھی سبقت لے گئے۔

بلکہ مومنوں کی تقلیت اور کفار کی کثرت کے باوجود اس پر ایمان و عمل میں سبقت لے گئے، اور ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر کے سبقت لے گئے جس کو کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

جیسا کہ صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے :

(میرے صحابہ پر سب و شتم نہ کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے اگر کوئی احمد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو پھر بھی وہ ان کے ایک یا آدھے مد (ٹھنڈی) تک نہیں پہنچ سکتا) مجموع الفتاویٰ (13/650-66).

اور ایک بھکر پر کچھ اس طرح کہتے ہیں :

اور اس کے باوجود متاخرین کے لیے کوئی زیادہ کرامت نہیں بلکہ سلف کے لیے ان سے زیادہ اور اکمل ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول :

(ان کے لیے تم میں سے پچاس کا اجر ہو گا کیونکہ تم بھلائی اور خیر پر معاون و مددگار پاتے ہو، اور وہ خیر و بھلائی پر کوئی معاون و مددگار نہیں پائیں گے) یہ تو صحیح ہے کہ متاخرین میں سے جب کوئی منتدیں کی طرح کا عمل کرے تو اسے پچاس منتدیں کا اجر حاصل ہو گا۔

لیکن اس سے یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ بعض متاخرین کسی منتدیں کے اکابر جیسے عمل کر سکتے ہیں مثلاً ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس لیے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نبی مسیوٹ نہیں ہو گا کہ اس کے ساتھ اس طرح کے اعمال کیے جائیں جس طرح کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عمل کیے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(میری امت بارش کی مانند ہے اس کا علم نہیں کہ اس کی ابتداء بہتر ہے یا کہ اخیر)

(باوجود اس کے اس حدیث میں لین ہے)

اس کا معنی یہ ہے کہ متاخرین میں ایسے بھی ہوں گے جو منتدیں کے مشاہدہ اور ان کے قریب ہوں گے حتیٰ کہ ان کی قوت تباہہ اور مقارنہ سے ان کو دیکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ ان میں سے بہتر کون ہے، اگرچہ نفس الامر دونوں ہی بہتر ہیں۔

تو اس میں متاخرین کے لیے خوشخبری ہے کہ وہ سابقین کے قریب ہوں گے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے :

(میری امت کا بہتر حصہ اس کا اول اور آخر ہے اور اس کے درمیان اللہ یا ٹیڑھا ہے، میری خواہش ہے کہ میں اپنے ان بھائیوں کو دیکھوں، صحابہ کئنسے لگے کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ؟، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے صحابی ہو)۔

یہ صحابہ کی فضیلت ہے اس لیے کہ ان کو صحبت کی نصوصیت حاصل ہے جو کہ اخوت سے اکمل ہے۔ دیکھیں مجموع الفتاویٰ (11/370)۔

اور حس پر تنبیہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ سوال میں بحوث حدیث کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں (نیر القرون قرنی) ان الفاظ کی کوئی اصل نہیں ملتی اگرچہ کتب اہل سنت میں اس کا استعمال کثرت سے ہے، پھر یہ معنی کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں، اگر حدیث کے لفظی میں ہوں تو پھر اس کے بعد یہ کہنا چاہیے تھا (ثُمَّ الَّذِينَ يَلْعُمُونَ) لیکن حدیث کے لفظ (ثُمَّ الَّذِينَ يَلْعُمُونَ) میں، اور صحیح حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں (نیر الاناس قرنی "و" نیر امتی قرنی)۔

واللہ اعلم.